

## 107335-خارج ہونے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا

### سوال

اگر کسی عورت سے اس کے خاوند نے روزے کی حالت میں دل بھلایا اور عورت کی شر مگاہ میں نہی محسوس ہوئی اور اسے علم نہیں کہ آیا یہ مذی خارج ہوئی یا مرنی، اور اسے ان ایام کا علم نہیں جن میں ایسا ہوا تو اس کے روزہ کا حکم کیا ہو گا؟

### پسندیدہ جواب

اول :

خاوند اور بیوی کے لیے ایک دوسرے سے دل بھلانا جائز ہے لیکن شرط یہ ہے کہ انہیں اپنے آپ پر کنٹرول ہو کہ مرنی خارج نہیں ہو گی۔

کیونکہ بخاری اور مسلم نے عاشر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتی میں کہ :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں میر ابو سہلیا کرتے اور مجھ سے مباشرت کیا کرتے تھے، اور وہ تم سے زیادہ اپنے اوپر کنٹرول رکھتے تھے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1927) صحیح مسلم حدیث نمبر (1106).

اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے دل بھلانے اور اس سے جماع کیے بغیر مباشرت کرے تو اس کی دو حالتیں ہیں :

پہلی حالت :

اس دل بھلانے اور مباشرت کی وجہ سے مرنی خارج ہو جائے تو اس صورت میں روزہ فاسد ہو جائیگا، اور جس کی مرنی خارج ہوئی ہو اس کو روزہ کی قضاۓ کرنا ہو گی۔

امام نووی رحمہ اللہ کستے ہیں :

"اگر بوسہ لیا اور شر مگاہ کے علاوہ جسم کے باقی حصوں میں مباشرت کی یا بیوی کو بھواتا تو مرنی خارج ہو جائے تو روزہ فاسد ہو جائیگا اور اگر مرنی خارج نہیں ہوئی تو روزہ فاسد نہیں ہو گا۔"

اور صاحب حاوی وغیرہ نے بوسہ لینے اور مباشرت کرنے کی صورت میں مرنی خارج ہونے والے کارروزہ باطل ہونے پر اجماع نقل کیا ہے "انتہی"

دیکھیں : الجموع (6/349).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کستے ہیں :

"جب مرد اپنی بیوی سے ہاتھ سے یا بوسہ لے کر یا شر مگاہ سے جماع کیے بغیر مباشرت کرے اور اس کا ازالہ ہو جائے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائیگا، اور اگر ازالہ نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹتا"

انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (388/6).

دوسری حالت:

اسم باشرت اور دل بھلانے کی وجہ سے مذی نکل آئے تو اس حالت میں روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

شیخ عبدالعزیز بن بازرحمہ اللہ کا کہنا ہے:

"روزے کی حالت میں بیوی کا بوسہ لینا اور بغیر جماع کیے اس سے دل بھلانا اور مباشرت کرنا یہ سب جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ یا کرتے اور مباشرت کریا کرتے تھے۔

لیکن اگر مرد کو خدشہ ہو کہ وہ حرام فعل کا ارتکاب کر لے گا وہ اس طرح کہ اس کی شہوت تیز ہو اور اپنے آپ پر کنڑوں نہ کر سخنا ہو تو اس حالت میں اس کے لیے ایسا کرنا مکروہ ہے۔ اور اگر اس کی ممنی خارج ہو گئی تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا ہے اور باقی دن وہ بغیر کھانے پینے گزارے گا اور اس دن کی قضاۓ بھی کریگا لیکن اس پر کفارہ نہیں جسوراً اہل علم کا مسئلک یہی ہے۔ لیکن مذی خارج ہونے کی صورت میں علماء کرام کا صحیح قول یہی ہے کہ اس کا روزہ فاسد نہیں ہو گا؛ کیونکہ اصل میں روزہ صحیح ہے اور باطل نہیں ہوا، اور اس لیے بھی کہ اس سے بچا مشکل ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے "انتہی"

دیکھیں: فتاویٰ الشیخ ابن باز (315/15).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایک شخص نے روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے معبت کی اور دل بھلایا تو اس کی مذی خارج ہو گئی اس کے روزے کا حکم کیا ہے؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

"روزے کی حالت میں جب کوئی شخص اپنی بیوی سے دل بھلانے اور اس کی مذی خارج ہو جائے تو اس کا روزہ صحیح ہے اور اس پر کچھ لازم نہیں آتا اہل علم کا صحیح قول یہی ہے؛ کیونکہ روزہ ٹوٹنے کی کوئی دلیل نہیں ملتی۔

اور اس کا منی پر قیاس کرنا صحیح نہیں؛ کیونکہ مذی منی سے کم درجہ رکھتی ہے، اور جس قول کو ہم نے راجح کہا ہے وہ امام شافعی ابو حنیفہ رحمہما اللہ کا ہے، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بھی اسے ہی اختیار کیا ہے، الفروع اور الانصاف میں ہے:

"یہی صحیح ہے" انتہی

دیکھیں: مجموع فتاویٰ ابن عثیمین (236/19).

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (37715) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

سوم:

جب اس طرح کی حالت میں انسان پر مشتبہ ہو جائے کہ آیا اس کی ممکنہ خارج ہوئی ہے یا نہیں؟  
چنانچہ غالب یہی ہے کہ یہ نہیں ہے، کونکہ مدعا بحت اور دل بھلاتے وقت نہیں ہی خارج ہوتی ہے، اور صرف شک کی بناء پر روزہ فاسد ہونے کا حکم نہیں لگایا جاتا۔  
اسی ویب سائٹ ممکنہ اور نہیں کے فرق میں بحث کی گئی ہے آپ اس کی تفصیل معلوم کرنے کے لیے سوال نمبر (99507) اور (2458) کے جواب کا مطالعہ کریں۔  
واللہ اعلم۔